اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE ALFAZ[L Q]ADIAN.

قادیان دارالامان

ایڈیٹر: غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

جلد ۲۸ | ۱۰ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ... ۱۳۵۹ھ | ۱۰ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵۶

Bangalore Cantt.

صنعتی اور تجارتی کاروبار میں ابتدائی مشکلات

ہندوؤں کے رادھا سوامی فرقہ نے آگرہ میں "دیال باغ" کے نام سے ایک بستی بسا رکھی ہے۔ جو دراصل صنعتی اداروں کی بستی ہے۔ کیونکہ وہاں ہر قسم کی صنعتی اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ اور وسیع پیمانہ پر ان کے فروخت کرنے کا انتظام ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال دیال باغ کے کارندوں نے آٹھ لاکھ روپیہ کا مالیتی سامان فروخت کیا۔ مگر اسے کافی نہیں سمجھا گیا۔ اور مزید سرمایہ لگا کر کاروبار کو اس قدر وسعت دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس کی ساختہ اشیاء کی سالانہ برآمد کم از کم ایک کروڑ روپیہ ہو جائے۔

جو قوم جس رنگ میں استقلال اور سرگرمی سے جدوجہد کرتی ہے۔ مشکلات کی پروا نہ کرکے قدم آگے ہی آگے بڑھاتی ہے۔ نقصانات سے ہراساں نہیں ہوتی وہ یقیناً کامیاب ہو جاتی ہے۔ اور رادھا سوامی لوگ اگر بہت جلد اپنے کارخانوں کا سامان سالانہ ایک کروڑ روپیہ تک فروخت کرنے لگ جائیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہ ہو گی۔ لیکن اس قدر کامیابی ان لوگوں کو کس طرح حاصل ہوئی۔ اور کن کن مشکلات میں سے گزر کر اس منزل پر پہونچے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے بیان سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو رادھا سوامی اخبار "پریم پرچارک" (۲۸۔ اکتوبر) نے پیش کیا ہے۔ اور جو یہ ہے:۔

"ہر بڑے کام میں دقتیں اور روکاوٹیں آتی ہیں۔ اور پھر کام کے شروع میں تو خاص طور سے اس قسم کی روکاوٹوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ابتدائی دقتوں و رکاوٹوں کی بنا پر یہ فتوے دے دینا کہ ہمارا کام ناکام ہو گیا۔ سخت غلطی اور جہالت ہے۔ دیال باغ کی موجودہ مختلف انسٹی ٹیوشنز کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ جن کاموں میں بھی ہاتھ ڈالا گیا۔ ان میں شروع میں سخت مشکلیں اور رکاوٹیں پیش آئیں۔ اور اکثر ناکامی کی صورت دیکھنی پڑی۔ لیکن صبر و استقلال سے وہ کام چل نکلا۔ اور انسٹی ٹیوشن کھڑی ہو گئی۔ ماڈل انڈسٹریز ہی میں کس قدر پے در پے گھاٹے ہوئے۔ اور کس قدر نشیب و فراز دیکھنے پڑے۔ پریم نگر کے پاس جو ٹائل فیکٹری کی وسیع عمارت ہے۔ وہ دراصل آگرہ شہر کو بجلی بہم پہونچانے کے لئے تیار کی گئی تھی۔ لیکن وہ سکیم بالکل ناکام رہی۔ اور یہ عمارت برسوں خالی اور بیکار پڑی رہی۔ اس کے بعد کثیر سرمایہ لگا کر اور باہر سے نئی مشینری منگا کر اس عمارت میں ٹائل فیکٹری کھولی گئی۔ کچھ عرصہ کام ... کے بعد اس کام میں بھی اس قدر گھاٹا اور روکاوٹیں آئیں۔ کہ اس کام کو بھی بالکل بند کر دینا پڑا۔

دیال باغ ٹینریز ہی کو دیکھئے۔ جب سے وہ کھولی گئیں۔ اس وقت سے لے کر گزشتہ دو سال قبل تک ان میں برابر نقصان آتا رہا۔ اور سبھا کو اس کام سے ہزاروں اور لاکھوں روپیوں کے نقصان کا متحمل ہونا پڑا۔ لیکن آج سنہ ۱۹۴۰ء میں آکر ان ٹینریز کی حالت بالکل دوسری ہی ہو گئی ہے اب ان میں پہلے کے مقابلہ میں سچند سامان تیار ہوتا ہے۔ اور ان کے چمڑے کی مانگ تمام ہندوستان میں ہے۔ اگر ان ٹینریز کے ابتدائی نقصانات کو نگاہ میں لا کر اسی وقت یہ فتوے دے دیا جاتا کہ یہ کام نہایت ناعاقبت اندیشی اور غلطی پر مبنی ہے۔ اور اس کے لئے اس وقت سبھا اور ستسنگ گورو کو ذمہ وار قرار دیا جاتا۔ تو یہ سخت غلطی ہوتی۔ صاحب جی مہاراج یہ جانتے تھے۔ کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں جب جنگ شروع ہو گی۔ اس وقت ٹینریز سونا پیدا کریں گی۔ اور اس وقت وہ گزشتہ سالوں کے ان تمام گھاٹوں کو ذرا سی دیر میں پورا کر دیں گی۔ لہٰذا انہوں نے ابتدائی نقصانوں اور دقتوں کی پروا نہیں کی اور کام کسی نہ کسی طرح جاری رکھا"۔

جماعت احمدیہ کو صنعتی اور تجارتی ادارے قائم کرتے ہوئے اس قسم کے حالات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور ابتدائی مشکلات سے گھبرا کر قدم پیچھے نہیں ہٹا لینا چاہیئے۔ بلکہ مردانہ وار ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دنیوی لحاظ سے زندہ رہنے اور ترقی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ صنعت و حرفت میں ترقی کی جائے:۔

پنجاب میں جرائم کا اضافہ

محکمۂ پولیس پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۳۹ء کا یہ انکشاف نہایت ہی افسوسناک ہے کہ قریباً ہر قسم کے جرائم کی تعداد میں اضافہ ہوا اور قتل کی وارداتوں نے تو ایک نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ سنہ ۱۹۳۱ء سے سنہ ۱۹۳۶ء تک ان کی تعداد ہر سال تقریباً ۹۵۰ کے لگ بھگ ہوتی تھی۔ جو سنہ ۱۹۳۸ء میں ۱۰۴۱ ہو گئی۔ اور سنہ ۱۹۳۹ء میں ۱۱۳۲ تک پہونچ گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈکیتی کے اعداد و شمار ۱۹۳۲ء سے لے کر اب تک سب سے زیادہ ہیں رہزنی کی وارداتیں ۷۶۴ گزشتہ دس سال کے اعداد و شمار سے زیادہ ہیں نقب زنی کے متعلق جرائم کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اصل وارداتوں کی تعداد ۱۶۷۲۷ تھی۔ اس کے بالمقابل پانچ سالہ اوسط ۱۴۷۶۱ ہے۔ سرقہ مویشی۔ دوسری قسم کی چوری۔ بردہ فروشی۔ دھوکہ بازی اور جعلی روپیہ یا نوٹ وغیرہ بنانے کے متعلق صورت حالات میں کوئی نمایاں تنزل واقع نہیں ہوا۔

قتل کی وارداتوں میں اضافہ کی بڑی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ سال زیر تبصرہ میں قتل کی ۱۱۳۳ وارداتوں میں جو ۱۲۲۶ اشخاص کی اموات پر مشتمل تھیں۔ صرف ۱۵۲ اشخاص کو پھانسی دی گئی جس سے لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ قاتل کے لئے رہا ہو جانے کا زیادہ امکان ہے۔ اور اس طرح سب سے بڑی چیز جو قتل کے حملہ کو روکنے والی ہے دُور ہو گئی۔ اور دوسری وجہ یہ پیش کی گئی ہے کہ بعض مجسٹریٹوں میں اس بات کا رجحان پایا جاتا ہے۔ کہ پولیس کی عداوت کے خلاف اپنے آپ کو قانونی لحاظ سے ملزموں کا محافظ خیال کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں پبلک میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ بعض مجسٹریٹ پولیس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہوتے ہیں۔

وجوہ خواہ کچھ ہوں یہ ظاہر ہے۔ کہ پولیس کی سرگرمیاں اور عدالتوں کی سزائیں خواہ وہ کتنی ہی بھیانک کیوں نہ ہوں۔ جرائم کو روک نہیں سکتیں۔ ان کے انسداد کی سب سے زیادہ کامیاب صورت یہ ہے۔ کہ عام لوگوں کو مذہب کا پابند بنایا جائے۔ اور مذہبی احکام پر عمل کرنے کی تحریک کرنے والوں کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ جہاں حکومت بہت بڑی رقوم پولیس وغیرہ پر خرچ کرتی ہے اور پھر نتیجہ حسب منشاء نہیں نکلتا۔ وہاں اگر مذہبی رنگ میں لوگوں کی اخلاقی حالت کی اصلاح کرنے کا انتظام کرے۔ تو بہت عمدہ نتائج رونما ہوں ؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سات بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں ؎

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت گو پہلے سے اچھی ہے۔ لیکن جس قدر درد باقی ہے وہ کم نہیں ہو رہا۔ بلکہ بعض دفعہ کسی قدر بڑھ جاتا ہے۔ گزشتہ شب کم خوابی اور بے چینی میں گزری۔ آج دن میں کسی قدر طبیعت اچھی رہی۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کے لئے دعا کریں ؎

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت دردِ شکم کی وجہ سے زیادہ علیل ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بھی تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ

ہم اور لاپرواہی سے کام لیا۔ تو انکا کل ان کو اس نیکی کے رستہ سے اور زیادہ دور لے جانیوالا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان پر رحم کرے تو کرے۔ ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے انکی ایمانی حالت خطرناک ہو گی"۔

وہ احباب جنہوں نے اب تک وعدہ پورا نہیں کیا ان چند ایام کو غنیمت سمجھیں۔ اور اپنا وعدہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء سے قبل پورا کر دیں۔ تاکہ بعد میں حسرت اور ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وہ مرحوم احمدی جن کا جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھا

قادیان ۸ نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ آج خطبہ جمعہ کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل مرحومین کے جنازے پڑھنے کا اعلان فرمایا۔ اور اسی سلسلہ میں مولوی یحیی الدین صاحب مبلغ کوہاٹ کے متعلق فرمایا۔ یہ بہت ہی نیک آدمی تھے۔ اور بہت غریب احمدی تھے۔ ان کے گزارہ کی بالکل کوئی صورت نہیں تھی۔ سرحدی علاقہ کے اس حصہ میں رہتے تھے۔ جو پٹھانوں کی سرحد سے ملتا ہے۔ کئی دفعہ ان کے گھر پر حملہ کیا گیا۔ اور پٹھانوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی۔ کہ کسی طرح انہیں قتل کر دیں۔ مگر میری ہدایت پر وہ اسی مقام پر رہے۔ اور باوجود اس کے کہ بڑھاپے میں احمدی ہوئے تھے سخت کمزوری اور ضعف کی حالت میں بھی ہمیشہ تبلیغ کرتے اور جماعت کی ترقی میں حصہ لیتے رہے۔ اور آخر دم تک انہوں نے اپنے محاذ کو نہ چھوڑا۔ میں سمجھتا ہوں وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ جماعت کے دوست ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں اور ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔

(۱) سید انعام رسول صاحب کٹکی لکھتے ہیں۔ میری اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ نماز جنازہ میں بہت کم لوگ تھے۔

(۲) عبد الرحیم صاحب رشی نگر سے لکھتے ہیں۔ عبد القدوس صاحب فوت ہو گئے ہیں۔

(۳) مہر الدین صاحب موضع کوہاڑ ضلع گورداسپور لکھتے ہیں۔ میری تائی سلطان بی بی صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ جنازہ پر بہت تھوڑے احباب تھے۔

(۴) بخت بھری صاحبہ مجوکہ ضلع سرگودہا لکھتی ہیں۔ کہ میرا خاوند ملک وارث خانصاحب فوت ہو گیا ہے۔

(۵) اللہ بخش صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۵۵۴ ضلع لائل پور لکھتے ہیں۔ میرا لڑکا عبد المجید فوت ہو گیا ہے۔ میں نے اکیلے جنازہ پڑھا۔

(۶) علی محمد صاحب ہیڈ ماسٹر موضع چوبی ضلع ڈیرہ غازیخاں لکھتے ہیں۔ کہ میرے والد صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے فوت ہو گئے ہیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ تھے۔

(۷) عبد الکریم خانصاحب یوسف زئی پونچھ سے لکھتے ہیں۔ کہ میرے والد منشی نواب علی خانصاحب فوت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے وفات کے قریب وصیت کی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے جنازہ کے لئے عرض کیا جائے۔

(۸) مولوی یحیی الدین صاحب مبلغ کوہاٹ

احباب ان سب کا جنازہ غائب پڑھیں ؎

اپنے اموال کی انتہا درجہ کی قربانی کرو تا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکو

فرمایا :۔ "بے شک خدا تعالیٰ کے کام ہو کر رہیں گے۔ اور کوئی نہیں جو انہیں روک سکے۔ مگر کیسا بدقسمت ہے وہ شخص جس کی خدا تعالیٰ دعوت کرے مگر کوئی اور اسکو آ کر کھا جائے اور وہ اس سے محروم رہے۔ پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ اور اسکے لئے ایثار و قربانی کر کے ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم کے مقام پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور وافعلوا الخیر کا جامہ پہن لو۔ لعلکم تفلحون تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک تم اپنی پہلی زندگی پر ایک موت وارد نہ کرو۔ پس اپنے اخلاق میں انتہا درجہ کی تبدیلی پیدا کرو۔ اپنے افکار میں انتہا درجہ کی تبدیلی پیدا کرو۔ اپنے اموال کی انتہا درجہ کی قربانی کرو۔ اپنے اوقات کی انتہا درجہ کی قربانی کرو۔ تب تم یقیناً اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکو گے"۔

وہ دوست جن کا وعدہ سال ششم باوجود سال کے آخری دن آ جانے کے ابھی پورا نہیں ہوا۔ غور سے پڑھیں اور سن لیں۔ کہ اگر انہوں نے اب بھی اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں بے توجہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ← از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

نبی لیڈر اور کاہن میں امتیاز

(۲)

قومی لیڈر جسے دُنیاوی حالات میں نبی کے مقابلہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے سامنے بے شک ایک مقصد اور منتہیٰ ہوتا ہے۔ زبان میں تاثیر بھی ہوتی ہے۔ حوصلہ بھی ہوتا ہے دُشمن کا مقابلہ بھی ڈٹ کر کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ قوم اس کے پیچھے لگ کر ترقی بھی کر جاتی ہے۔ مگر پھر بھی اسے نبی کے مقابلہ میں کھڑا نہیں کیا جاسکتا اور نہ اُسے صادق اور منجانب اللہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ کاہن کی طرح اس میں بھی وُہ بقیہ صفات نہیں پائی جاتیں۔ جو ہر رسُول، اور ہر نبی میں خواہ وُہ عند اللہ بڑا ہو۔ یا چھوٹا پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یہی کہ وُہ مدعی نہیں ہوتا۔ کہ میں قوم کی اصلاح کے لئے مقرر کیا گیا ہوں۔ اس کی زندگی بے لوث قرار نہیں دی جاسکتی۔ بلکہ ایسے لوگ عام طور پر اپنی شریعت کے اوامر و نواہی اور باقی احکام کی پروا نہیں کرتے۔ ان کو اپنے مذہب اور شریعت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اور نہ وُہ قوم کے دینی اور مذہبی معاملات میں دخل دیتے ہیں۔

نبی اور لیڈر میں سب سے بڑھکر نمایاں فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ سیاسی لیڈر دُنیا کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اور قوموں کو ایسی راہ پر چلاتے ہیں۔ جس راہ پر چلنے کے لئے وُہ پہلے ہی بے قرار ہوتی ہیں۔ بلکہ ان کی بے قراری ہی کو دیکھ کر بعض ہوشیار آدمیوں کو خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اب قوم کو اپنے ہاتھ میں لینے کا موقعہ ہے جیسے گاندھی جی اور مسٹر جناح اور باقی لیڈر یعنے سارا ہند چاہتا ہے۔ کہ آزاد ہو۔ اور اپنے ملک میں اپنی حکومت ہو۔ اب یہ لیڈر اس خیال کو لے کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ لوگوں کی دیرینہ خواہش [illegible] بر آئی۔ اور وُہ ان کے پیچھے ہو لئے۔ کیونکہ ضرورت کے وقت انسان سب کچھ برداشت کر لیتا ہے۔

دیکھئے کسان صبح سویرے نماز کے لئے تو نہیں اُٹھتے۔ مگر تہجد کے وقت سے بھی پہلے ہل جوتنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایسا ہی اکثر طالب علم صبح کی نماز کے لئے اُٹھنے سے سستی برتتے ہیں۔ مگر سالانہ امتحان کے دنوں میں رات کو گیارہ بارہ بجے تک پڑھتے ہیں۔ اور پھر تہجد کے وقت سے بہت پہلے اُٹھ کر مونہہ ہاتھ دھوتے اور سکول یا کالج کی کتب پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اس کام میں ان کی خواہش اور محبت اور دلچسپی تہجد پڑھنے کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

پس لیڈر قوم کو اس طرف لے کر چل پڑتے ہیں۔ جس طرف پہلے ہی قوم جارہی ہوتی ہے۔ اور جس طرف ان کی خواہش۔ تمنّا اور طبیعت کا رجحان ہوتا ہے۔ مگر انبیاء دُنیا کو اس طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ جس طرف وُہ بما لا تھوٰی انفسھم کے ماتحت جانا نہیں چاہتی۔ یعنے وُہ خیالات، عقائد اور تعلیم جو انبیاء لے کر آتے ہیں۔ دُنیا ان کی ملکی اور سیاسی مصالح کے لحاظ سے سخت مخالفت کرتی۔ اور ان کو ناپسند کرتی ہے۔ مگر آہستہ آہستہ وُہ اپنی باتیں منوا لیتے ہیں۔ اور ایسا کر لینا یقیناً کامیابی ہے۔ کیونکہ کسی کے دل کو تسخیر کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام یہ کرکے دکھا دیتے ہیں دیکھو۔ اگر تم کسی گاؤں میں اعلان کرو کہ جو آدمی کل پورے بارہ بجے دوپہر فلاں میدان میں حاضر ہوگا۔ اسے دو دو روپے دیئے جائیں گے۔ تو سارا گاؤں پورے بارہ بجے وہاں جمع ہو جائے گا۔ لیکن اگر کہا جائے۔ کہ کل عصر کے وقت گاؤں کے تمام لوگ فلاں جگہ جمع ہو جائیں۔ اور ہر شخص ایک ایک روپیہ بھی لیتا آئے کیونکہ غرباء کے کھانے پینے اور پارچات کا انتظام کرنا ہے۔ تو وہاں شاید ہی چند آدمی ملیں۔ پس نبی کی یہ بہت بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ کہ وُہ دلوں کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ اور لوگ اس کی بات ماننے میں اپنی نجات سمجھتے۔ اور اپنی جانیں۔ مال۔ بیوی بچے سب قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ضرورت کے موقعہ پر قربان بھی کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ انبیائے سابقین کے متبعین کے سوانح سے پتہ چلتا ہے اور موجودہ زمانہ میں جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں سے سید عبد اللطیف صاحب اور نعمت اللہ خان صاحب کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

پھر انبیاء ان لوگوں کو جو کبھی ان کی بات سننے کو تیار نہ تھے۔ ایسا مسخر کرتے ہیں۔ کہ وُہ گداز ہو جاتے ہیں۔ بے شک بعض دفعہ لیڈر بھی کامیاب ہو جاتے ہیں مگر اس کی وجہ وُہی ہوتی ہے۔ جو میں مثالیں دے کر بتا اور سمجھا چکا ہُوں۔ پھر خدا تعالےٰ کا ہر نبی اور سچا رسُول انجام کار کامیاب ہو جاتا ہے۔ مگر ہر لیڈر کامیاب نہیں ہوتا۔ یہ بات بھی نبی اور لیڈر کی شخصیت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے۔

ہماری جماعت کے دوست اگر ان اصولی امتیازی باتوں کو یاد رکھیں۔ تو وُہ تمام ایسے آدمیوں کو خاموش کرا سکتے ہیں۔ جو محض ہماری بات نہ سننے کی خاطر کہہ دیتے ہیں۔ کہ چلو جی مرزا صاحب کامیاب ہو گئے۔ تو کیا ہُوا۔ مسٹر جناح اور گاندھی جی بھی تو اپنے مقاصد میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ اور فلاں جوتشی اور رمّال کے بھی بہت لوگ معتقد ہیں۔

سوتے وقت اپنے آپ پر دَم کرنا

فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوٰی الی فراشہ نفث فی کفیہ بقل ھو اللہ احد وبالمعوذتین جمیعاً ثم یمسح بھما وجھہ وما بلغت یداہ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بستر پر سونے لگتے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر سورۃ اخلاص، الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے۔ اور ہاتھوں پر پھونکتے پھر ان کو اپنے چہرہ مبارک پر اور جسم کے جس حصہ تک پہونچتے۔ پھیرتے۔ جب آپ مرض الموت میں سخت بیمار ہو گئے۔ تو کان یامرنی ان افعل ذالک بہ آپ مجھے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں اس طرح کروں۔ ایک روایت میں ہے۔ کنت انفث علیہ بھن وامسح بیدہ نفسہ لبرکتھا۔ کہ میں بموجب حکم ان سورتوں کو پڑھکر آپ پر پھونکتی تھی۔ اور آپ کے ہاتھ مبارک کو آپ کے بدن پر پھیر دیا کرتی تھی۔

فرمایا۔ بندہ اللہ تعالےٰ سے دو طرح سے دُعا مانگتا ہے۔ ایک طریق تو وُہ ہے۔ جیسا کہ ہم روزمرہ مختلف قسم کی دعائیں مانگتے ہیں گویا خدا تعالےٰ سے سوال کرتے ہیں۔ کہ وُہ ہماری ان خواہشات کو پورا فرمائے۔ اور دُوسرا طریق صُوری ہے۔ یعنی بندہ خدا تعالےٰ سے دُعا کرے۔ اور صورت کرکے دکھائے کہ الٰہی تو اس طرح کر۔ جیسے کوئی سائل بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو کر نقدی کا سوال کرے۔ اور ساتھ ہی ٹھیکریاں وغیرہ کا گن گن کر ڈھیر لگا دے۔ کہ حضور اس طرح گن گن کر نقدی کے اتنے بڑے ڈھیر سے بندہ کو مالامال کریں۔ سو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا۔ دعا صُوری ہے۔ آپ خدا تعالےٰ سے حفاظت کی دُعا مانگتے۔ کہ الٰہی اب میں سو رہا ہوں ہزاروں نقصاندہ چیزیں رات کو نکل آتی ہیں میں خود حفاظت کرنے سے بالکل قاصر ہوں گا اس لئے تو ساری رات اپنی رحمت اور حفاظت کا ہاتھ مجھ پر پھیرتا رہ۔ تاکہ میں صبح زندہ اُٹھ سکوں۔ کیونکہ ممکن نہیں۔ کہ تیری حفاظت کے بغیر میں ان ہزاروں آفتوں سے بچ سکوں۔

فرمایا۔ یہ طریق نہایت عمدہ اور خدا کی رحمت اور شفقت کو قریب کرنے والا ہے۔ اس کا ضرور التزام کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من یکلأکم باللیل۔ کہ جب تم رات کو سو رہے ہوتے ہو۔ اور اپنے دشمن اور باقی آفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

ستارے

ذیل میں جو نقشے دیئے جاتے ہیں وہ نومبر اور دسمبر تک کم وبیش کام آسکتے ہیں۔ پچھلے دنوں ضلع جہلم کے ایک دوست نے غالباً ایک ستارے کے متعلق دریافت کیا تھا کہ جو ستارہ ماہ کاتک میں جنوب کی طرف رات کو تھوڑے عرصہ کے لئے نظر آتا ہے وہ کونسا ہے۔ افسوس ہے کہ ان کا خط کہیں گم ہوگیا۔ بہر حال ان کی اطلاع کے لئے لکھتا ہوں۔ کہ اس ستارے کا نام سہیل ہے۔ آجکل وہ ستارہ نصف رات کے بعد جنوب مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ اور فجر کے قریب جنوب مغرب کی طرف غروب ہوجاتا ہے۔ جنوبی افق میں آجکل کوئی اس جیسا روشن ستارہ نہیں ہے۔ البتہ اس کے اوپر کچھ فاصلے پر آسمان کا روشن ترین ستارہ شعرائے یمانی (Sirius) ہے۔ جو مجمع النجوم کلب اکبر میں واقع ہے اب میں نقشے دے کر ان کی تفصیل لکھتا ہوں۔

شمال کی طرف مونہہ کرکے دیکھیں پندرہ نومبر رات کے بارہ بجے۔ یکم دسمبر رات کے گیارہ بجے۔ پندرہ دسمبر رات کے دس بجے اور یکم جنوری رات کے نو بجے

نقشہ نمبر ۱

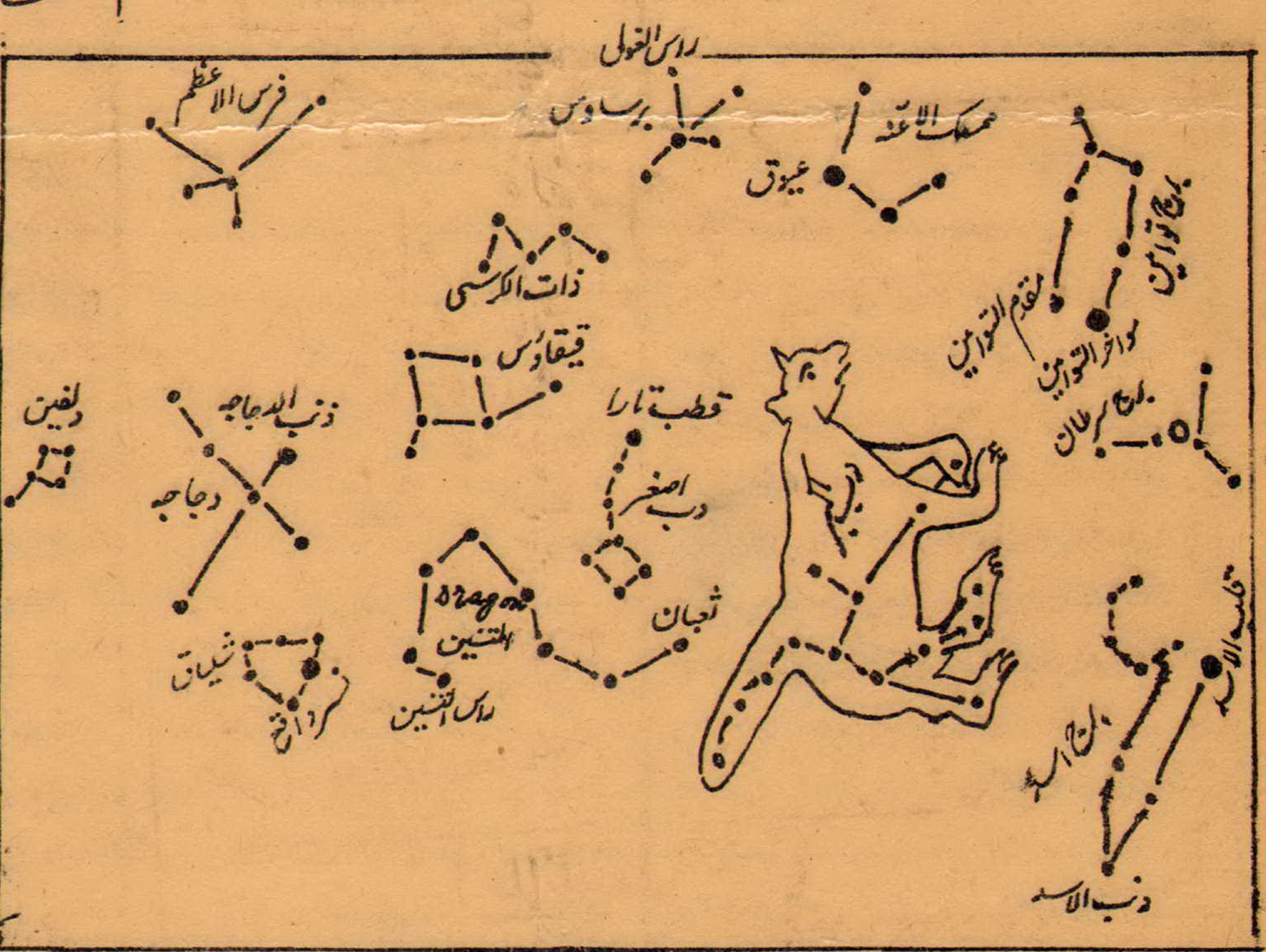

اس نقشہ میں میں نے دب اکبر کی تصویر بھی بنائی ہے۔ اسی طرح کوشش اور غور سے تمام مجامع النجوم کی شکلیں سمجھ میں آسکتی ہیں۔

جنوب کی طرف مونہہ کرکے دیکھیں۔ پندرہ نومبر کو رات کے بارہ بجے۔ یکم دسمبر رات کے گیارہ بجے پندرہ دسمبر رات کے دس بجے۔ اور یکم جنوری کو رات کے نو بجے۔

نقشہ نمبر ۲

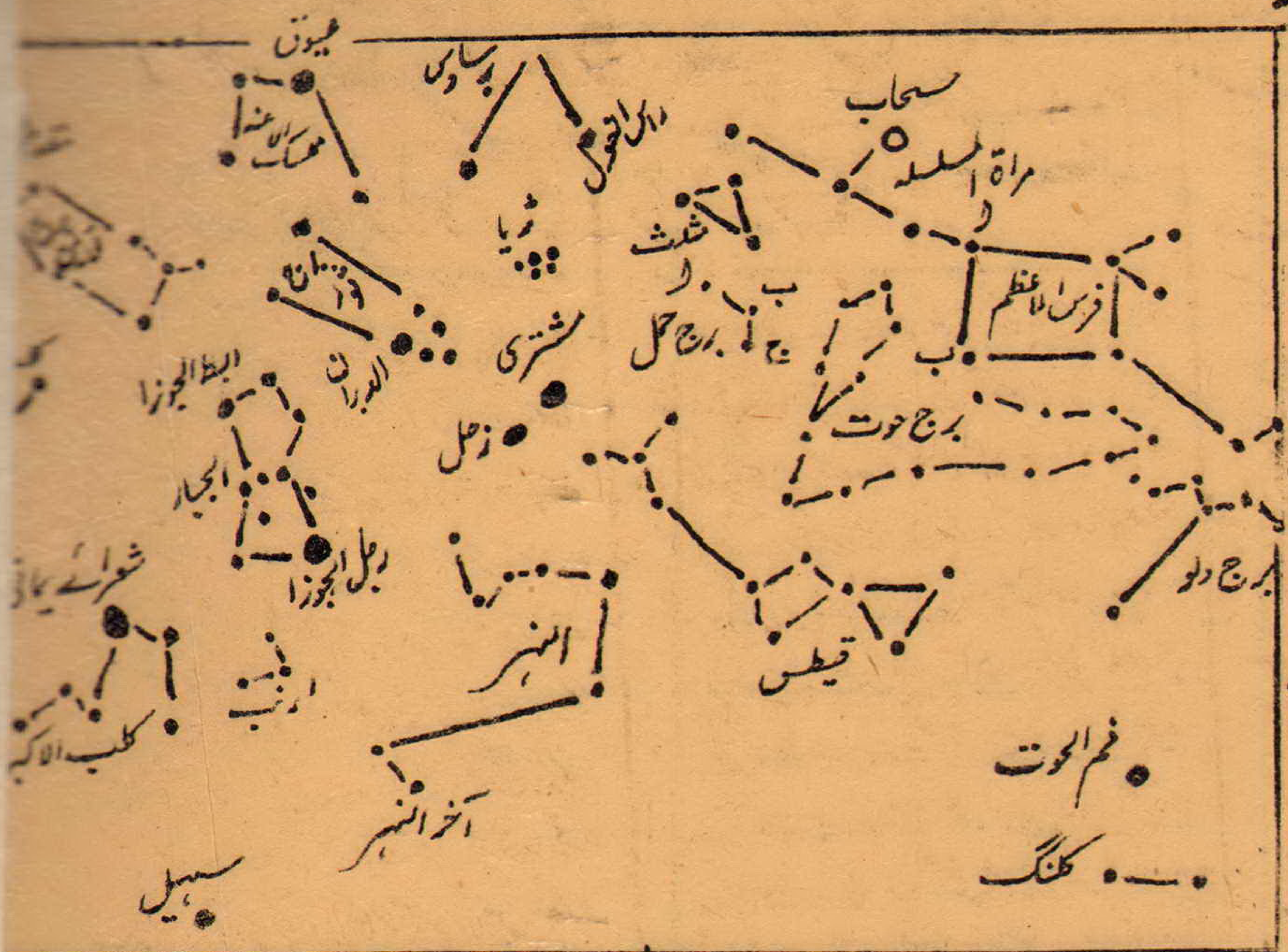

نقشہ ۱ کے اکثر مجامع النجوم کا حال گزشتہ اقساط میں دیا جاچکا ہے۔ باقی کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے

التنین۔ اسے انگریزی میں Dragon کہتے ہیں۔ جسکا سر راس التنین ہے۔ اور دم ثعبان ۳۰۰۰ سال قبل مسیح ستارہ ثعبان قطب تارا تھا۔ اور ۲۳۰۰۰ سن عیسوی میں پھر قطب تارا ہوگا۔ قطب تارے کی تبدیلی کا مفصل ذکر پہلے آچکا ہے دیکھیں (الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۴۰ء)

برج سرطان انگریزی میں Cancer یعنی کیکڑا بولتے ہیں۔ اس کے ستارے خاص روشن نہیں ہیں۔ اسکے درمیان میں ایک ستاروں کا نسق (مجموعہ) ہے جو گول دائرے کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ بڑی دوربین سے اس نسق میں تقریباً ۳۰۰ ستارے نظر آتے ہیں۔

برج توامین Gemini یا Twins اسے جوزا بھی کہتے ہیں۔ تیسرا برج ہے اس کا ستارہ مواخر التوامین پہلے زمانہ میں ستارہ مقدم التوامین سے مدھم تھا لیکن آجکل معاملہ الٹ ہے۔ یعنی مواخر التوامین زیادہ روشن ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مقدم التوامین ہم سے دن بدن دور اور مواخر التوامین دن بدن قریب ہوتا جارہا ہے مواخر التوامین کو (Pollux) اور مقدم التوامین کو (Castor) کہتے ہیں۔

نقشہ ۲ میں آجکل مشتری اور زحل سیارگان کا مقام بھی دکھایا گیا ہے۔ برج حمل کا ستارہ ا مشتری اور زحل تینوں تقریباً خط مستقیم بناتے ہیں۔ گزشتہ سال سیارہ زحل برج حمل کے ستارہ ہائے ب اور ج کے خط واصل کے بڑھانے پر واقع تھا۔ اور مشتری فرس الاعظم کے ستارہ ہائے ا اور ب کے خط واصل کی سیدھ میں برج حوت میں تھا۔ اس سے سال میں ہر دو سیارگان کی رفتار کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

النہر Eridanus بل کھاتے ہوئے دریا کی سی شکل ہے۔ اس میں ستارہ آخر النہر آخری ستارہ ہے۔ اور اس مجمع النجوم میں روشن ترین ہے۔

فم الحوت سے نیچے جنوب کی طرف دو روشن ستارے مجمع النجوم کلنگ یا Grus کے ہیں۔ اس کے باقی ستارے مدھم ہیں

ثریا۔ جو کہ برج ثور میں مشہور نسق ہے اس کا ذکر گزشتہ اشاعت میں آچکا ہے۔ اس کی شہرت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوسکتا ہے۔ کہ حدیث شریف میں بھی اس کا ذکر ہے کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو ابن الفارس اسکو لائے گا۔ حافظ شیرازی بھی اپنے شعر میں اس کا یوں ذکر کرتے ہیں ؎

غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخواں حافظ
کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را

باقی مجامع النجوم کا حال آئندہ قسط میں درج کیا جائے گا۔ خاکسار سید ظہور احمد شاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ گارت مشن (جاوا)

(مرسلہ مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ)

جماعت کی جائداد

اس وقت بفضلہ تعالےٰ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ گارت کی تعداد ۲۲۸ ہے۔ جماعت کی اپنی دو مسجدیں ہیں۔ ایک کلب ہاؤس جس کا ۱/۲ ۱۲ گلڈر ماہوار کرایہ ہے۔ ایک مطبع اگرچہ یہ مطبع خالص جماعت کا اپنا نہیں ہے۔ لیکن وہ پانچ احمدی شرکاء احباب کا ہے۔ عموماً جماعت کے اشتہارات ٹریکٹ اور جملہ چھپائی کا کام اس میں مفت کیا جاتا ہے۔ مسجد کی زمین جس کا طول ۵۰×۴۰ میٹر جماعت کی ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ عاجز کی تحریک پر ایک مخلص احمدی نے ایک قطعۂ زمین جس کی وسعت ۵۰ میٹر ہے جماعت کے نام وقف کر دی ہے۔ اس زمین میں باغ ہے۔ جس میں ۲۶۳ سنگترے کے پودے ہیں۔ اس پر تخمیناً آٹھ سو گلڈر مساوی ۱۴۵۰ روپے ان کا خرچ ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ پانچ سال کے بعد پھل لگنے شروع ہو جائیں گے۔ اگر کم از کم حساب کیا جائے۔ تو فی پودہ ۱/۲ گلڈر سالانہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ آئندہ جماعت کو تخمیناً ۹۰۰ گلڈر مساوی ۱۶۵۰ روپے سالانہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان چار سالوں میں جماعت احمدیہ گارت کی ترقی کہاں سے کہاں تک پہونچ گئی ہے۔ اللھم زد فزد۔ گویا یہ باغ جماعت کا ایک مستقل فنڈ سلسلہ کی ضرورتوں کے لئے بننے والا ہے۔ الحمد للہ۔ جزائر شرق الہند کی جماعتوں میں اس قسم کی مالی بنیاد کا انتظام شروع ہو گیا۔

سفر جاوا

گذشتہ سال عاجز کے لئے ایک نہایت بابرکت سال ہے۔ کیونکہ اس سال پچیس دفعہ دورہ کرنے کا موقع ملا۔ ان دوروں میں سے ایک جاوا ٹور ہے۔ یعنی تمام جاوا کا دورہ مستقلاً بٹاویہ و بوگر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کیا گیا ہے۔

اس سفر میں برادر مکرم ملک عزیز احمد خانصاحب مبلغ سورابایا کے ساتھ ایک ماہ تک کام کرنے کا موقع ملا۔ اور برادر مکرم سید شاہ محمد صاحب کے ساتھ صرف نو روز۔ اس دورہ میں ڈیڑھ ماہ صرف ہوئے اور بفضلہ تعالےٰ تبلیغ کے مستقبل کاموں کے لئے اس دورہ میں نہایت ہی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ حساب کیا گیا تو ان دورہ کی مسافت دو ہزار پندرہ کلومیٹر ہوئی۔ یہ محض خدا کا بہت بڑا احسان ہے۔ کہ باوجود قلیل گذارہ کے اتنے بڑے سفر کی اس نے توفیق دی۔

گذشتہ سال عاجز نے ۴۲ خطبہ جمعہ۔ دو خطبہ عیدین پڑھے۔ نو دفعہ قائم مقام خطیب کو خطبہ کی تیاری کرائی ۲۷ پبلک تقریریں کیں۔ دو دفعہ تاسکملایا میں عیسائیوں سے مناظرہ کیا۔

درس و تدریس

عاجز خود کلب ہاؤس میں ہفتہ میں دو دفعہ مردوں کو قرآن باترجمہ پڑھاتا ہے اس وقت تک چھ سپارے ختم ہو چکے ہیں ایک دفعہ ماسٹر سکری برماوی صاحب۔ اور ایک دفعہ ماسٹر [illegible] صاحب کے مکان پر قرآن کا درس دیتا ہوں۔ ان دو مکانوں پر اکثر ان کے غیر احمدی دوست درس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ خواتین کو خود عاجز کی اہلیہ قرآن باترجمہ پڑھاتی ہیں۔

نئی جماعتیں

گذشتہ سال تین نئی جگہوں پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ سمارنگ۔ سیتا ہرنا۔ اور گونگ الو

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت کا اثر

"الفضل" جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت ۲۵ ماہ وفا کو چھپی۔ پورے دو مہینے کے بعد گارت پہونچا۔ دیر اس لئے ہوئی۔ کہ ان دنوں ڈاک کا انتظام باقاعدہ نہیں ہے۔ اس وصیت کا ترجمہ جب احباب جماعت کو سنایا گیا۔ تو مجلس میں ایک سناٹا چھا گیا۔ فوری طور پر صدقہ کی تحریک کی گئی۔ اور ساتھ ہی نہایت خضوع و خشوع سے حضور کی درازیٔ عمر کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا کی گئی۔ اس کے تیسرے روز سات دُنبے اور ۱/۲ ۱ من چاول بطور صدقہ فقراء و مساکین میں تقسیم کئے گئے۔

دعوۃ الامیر کا ملایا میں ترجمہ

ان تبلیغی دوروں کے باوجود محض خدا تعالےٰ کے فضل سے اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے عاجز نے دعوۃ الامیر کا ملایا زبان میں مکمل ترجمہ کیا۔ ایک ہفتہ ہوا اس کے چھاپنے کے اخراجات کے لئے تمام جماعتوں میں چندہ کی تحریک کی گئی۔ اس کتاب کا سائز اگر "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے برابر ہو۔ تو ساڑھے چار سو صفحوں سے کم نہ ہو گی۔ انشاء اللہ اگر کوئی روک پیدا نہ ہو۔ تو ۱۳۲۰ ہش کی ابتدا میں کتاب شائع ہو جائے گی۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

بنڈنگ میں مستقل تبلیغ

آجکل عاجز بنڈنگ شہر میں تبلیغ کا کام کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عاجز کی نظر میں جماعت احمدیہ گارت ماشاء اللہ مضبوط ہو گئی ہے۔ منتظمین جماعت نہایت ہی خوبی سے جماعت کو ترقیوں کی طرف لے جا رہے ہیں --- عاجز خود محسوس کرتا ہے۔ کہ اب عاجز کا گارت میں اور زیادہ ٹھہرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ مغربی جاوا میں بنڈنگ بٹاویہ کے دوسرے نمبر پر ہے۔ اس کی آبادی تین لاکھ کے لگ بھگ ہے اس وقت اس نئے شہر میں چھ احمدی ہیں۔ نماز جمعہ خود عاجز کے مکان پر پڑھی جاتی ہے۔ لیکن ان امور کے باوجود کلی طور پر جماعت گارت کو چھوڑا نہیں جاتا۔ بلکہ ہر پندرہ روز کے بعد دو تین روز جماعت کی دیکھ بھال کے لئے وہاں جاتا ہوں۔ علاوہ ازیں بنڈنگ سے گارت صرف ۶۳ کیلومیٹر پر ہے اگر کبھی ضرورت ہو۔ تو عاجز کو فوراً اطلاع مل جاتی ہے۔ اور ہر وقت آسانی سے وہاں پہنچ سکتا ہے۔ آنے جانے کا کرایہ صرف ڈیڑھ گلڈر ہے۔ عاجز کی عدم موجودگی میں خطبہ جمعہ ماسٹر برماوی صاحب کے جو ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں سپرد کیا گیا ہے۔ عموماً وہ سن رائز سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبوں کا ترجمہ سناتے رہتے ہیں۔

معاونین "الفضل" کا شکریہ

"الفضل" کے بعض قدردان اصحاب حتی الامکان اپنے حلقہ احباب میں اس کی خریداری کی تحریک فرماتے رہتے ہیں۔ مولوی سعد الدین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اور چوہدری فضل احمد صاحب بی۔ اے آنرز، بی۔ ٹی اس بارے میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہم ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دوسرے اصحاب سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے دائرہ اثر میں "الفضل" کی اعانت کا حق ادا کریں گے۔ بلکہ اس رنگ میں بھی جزا کے مستحق ہوں گے کہ ان کے ذریعہ بعض اور دوستوں کو مرکز سلسلہ سے اپنے تعلق مضبوط کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ دوستوں کو توفیق دے۔ ہم اس بات کے منتظر رہیں گے کہ کون دوست ہماری اس گذارش پر توجہ فرماتے ہیں۔

خاکسار۔ مینجر الفضل

اعلانات نکاح

(۱) میاں محمد شفیع صاحب دوکاندار دھاریوال کا نکاح بعوض مبلغ ۵۵۰ روپیہ ہمراہ مسماۃ نورجہاں دختر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ڈاک بنگلہ نوشہرہ جناب میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے ۲۲ جون کو پڑھا۔ مرزا غلام حیدر از نوشہرہ

(۲) یکم نومبر ۱۹۴۰ء کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے میاں عبدالرحیم صاحب بی۔ ایس۔ سی (ایگریکلچر) افسر زراعت نظام آباد دکن کا نکاح مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر نعمت اللہ ثروت بیگم بنت حکیم دین محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ملٹری اکاؤنٹس لاہور کے ساتھ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

تمباکو نوشی کے نقصانات

آج ہر قوم اور ہر ملک میں اس مضرت رساں چیز کا استعمال عام ہے ۔ بچہ ۔ بوڑھا عورت ۔ مرد جسے دیکھو اس بدعادت کا شکار نظر آتا ہے ۔ کوئی گھر ایسا نہیں ۔ جہاں تمباکو کسی نہ کسی شکل میں استعمال نہ کیا جاتا ہو ۔ کوئی حقے کا دم لگاتا ہے ۔ کوئی پان کے ساتھ کھانے کا شوق رکھتا ہے ۔ اور کوئی ناک کے ذریعہ چڑھانا پسند کرتا ہے سیگرٹ ۔ سگار ۔ یا بیڑی تو ہر کس و ناکس منہ میں دبائے پھرتا ہے ۔ جہاں دو چار پانچ ۔ دس آدمی جمع ہوئے ۔ یہ شغل شروع ہوگیا ۔ کوئی مہمان کسی کے ہاں جائے تو سب سے پہلے حقہ یا سگریٹ اسے پیش کیا جائے گا ۔ اور یہ بڑی تواضع خیال کی جاتی ہے ۔

اس امر کا صحیح ثبوت تو نہیں ملتا کہ تمباکو پہلے پہل ہندوستان میں کب آیا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے پہلے اکبر بادشاہ کے دربار میں اسے پیش کیا گیا ۔ دوسروں کا دعویٰ ہے کہ شہنشاہ جہانگیر کے عہد میں تمباکو ہندوستان میں پہنچا ۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ انگریزوں کی آمد سے پہلے پرتگالی اسے یہاں لائے ۔ خیر کچھ بھی ہو یہ امر پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے ۔ کہ تمباکو آج سے تین سو برس پہلے مغرب سے لایا گیا تمباکو کا استعمال خواہ کسی طریقہ سے ہو ۔ انسانی صحت کے لئے از حد نقصان دہ ہے اور اس کا فائدہ خاک بھی نہیں ۔ ڈاکٹر ایچ ڈبلیو اپنی اس کتاب میں جو انہوں نے امور خانہ داری کے متعلق لکھی ہے رقمطراز ہیں ۔ " تمباکو نوشی کی عادت انسانی زندگی کو جلد تر ختم کرنے میں مدد دیتی ہے ۔ شراب اور دیگر نشئی اشیاء کی مانند تمباکو بھی ایک نشہ آور چیز ہے ۔ اس میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے جسے انگریزی میں نکوٹین کہتے ہیں تمباکو میں اس کی مقدار ایک سے نو فی صدی تک ہوتی ہے دس سے اسی فی صدی تک یہ زہر دھوئیں کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے ۔ باوجود اس کے زہر کا آدھا حصہ انسان ناک منہ ۔ پھیپھڑوں اور ہوا کی نالیوں کے ذریعہ اپنے اندر لے جاتا ہے یہی زہر آہستہ آہستہ انسان کی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے "

دھوئیں کی وجہ سے جس طرح حقے کی نال میں بہت سا میل جم جاتا ہے ۔ اس طرح کا میل انسانی جسم کی ہوا کی نالیوں اور خون کی نالیوں میں جا کر رک جاتا ہے ۔ اور یہ میل تپ دق جیسی خطرناک بیماری کا پیش خیمہ ہے ۔

یہ کہنا کہ تمباکو زہریلی چیز نہیں نادانی ہے ۔ کیونکہ نکوٹین کے ایک قطرے کے صرف چھوٹے حصے سے بلی یا خرگوش کی موت واقع ہو جاتی ہے ۔ ایک یا دو قطرے کتے کیلئے کافی ہیں ۔ اور آٹھ قطرے گھوڑے کی زندگی کو صرف چار منٹ میں ختم کر سکتے ہیں ۔ انسان کے لئے تو صرف ایک قطرہ ہی مہلک ثابت ہو سکتا ہے ۔ ایک پونڈ تمباکو میں تین چار سو گرین کے قریب نکوٹین ہوتا ہے ۔ جو کئی انسانوں کا خاتمہ کرنے کے لئے کافی ہے ۔

تمباکو نوشی کے اس قدر نقصانات ہیں کہ ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے لیکن میں یہاں مختصراً بیان کرتا ہوں ۔

(۱) تمباکو پینے والے لوگ عموماً سست اور کاہل الوجود ہوتے ہیں کسی کام میں ان کا دل نہیں لگتا ۔ بیکار رہ کر دن گذارنا ان کی زندگی کا شیوہ بن جاتا ہے ۔ لیکن برخلاف اس کے جو لوگ تمباکو نہیں پیتے وہ زیادہ محنتی اور جفاکش اور تندرست ہوتے ہیں ۔

(۲) انسانی جگر جسمانی زہر کو خارج کر کے جسم کی حفاظت کرتا ہے ۔ منہ کے ذریعہ جسم کے اندر گئی ہوئی نشہ آور زہریلی خوراک پہلے جگر میں پہنچتی ہے تو پچاس فی صدی ضائع ہو جاتی ہے ۔ اور خون کی نالیوں تک پہنچنے تک اس کا اثر نصف رہ جاتا ہے ۔ اسی وجہ سے تمباکو استعمال کرنے والوں کو اس کا فوری نقصان معلوم نہیں ہوتا ۔ جگر کا فعل ہاضمہ کی قوت کو بڑھانا ہے مگر اس کا کام اگر ہمیشہ بیرونی زہر کو ضائع کرنا رہ جائے تو پھر ہاضمے کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے ۔

۳ ۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ تمباکو کے دھوئیں کی وجہ سے ہوا اور خون کی نالیوں میں میل جم جاتا ہے ۔ اگر ہوا کی نالیوں میں یہ میل زیادہ جمع ہو جائے ۔ تو انسان کھانسی اور تپ دق وغیرہ کا شکار ہو جاتا ہے اور اگر خون کی نالیوں پر اس کا اثر زیادہ ہو ۔ تو خون صاف نہ رہنے کی وجہ سے انسان پر کسی مہلک مرض کا حملہ ہو جاتا ہے ۔

۴ ۔ تمباکو دل کی حرکت کو تیز کرتا ہے اور اس کی جسامت کو پھیلاتا ہے ۔ جس کی وجہ سے خون کا دباؤ معمول سے زیادہ بڑھ جاتا ہے ۔ سالہا سال کی عادت سے دل کے عضلات اس قدر زیادہ پھیل جاتے ہیں کہ خون کی حرکت آسانی سے نہیں ہو سکتی ۔ جو انجام کار حرکت قلب کو بند کر کے انسان کو دوسری دنیا میں پہنچا دیتی ہے

۵ ۔ جسمانی نقصانات کے علاوہ تمباکو نوشی پر زر کثیر خرچ ہوتا ہے ۔ دنیا کے تمام ممالک میں اندازاً ہر سال تین سو کروڑ پونڈ تمباکو نوشی کے ذریعہ برباد ہوتا ہے ۔ اگر ہم اس بری عادت کو ترک کر دیں تو جہاں ہماری جسمانی صحت ترقی کرے گی ۔ وہاں ہماری دولت بھی کسی اور مفید کام پر صرف ہو سکے گی ۔

بہت سے لوگ شوقیہ تمباکو پیتے ہیں ۔ سگریٹ پینا فخر خیال کیا جاتا ہے بیاہ اور شادی کی تقریبوں میں پان اور سگریٹ پیش کئے جاتے ہیں ۔ کھانے کی میز پر چاہے کتنے ہی خوش ذائقہ کھانے کیوں نہ چنے گئے ہوں اگر پان اور سگریٹ موجود نہیں تو کچھ بھی نہیں ۔

گاڑی میں موٹر میں چلتے کسی کا دم ہی کیوں نہ گھٹتا ہو ۔ تمباکو نوش اپنا کام جاری رکھے گا ۔ مگر ایسے لوگوں کا قصور ہی کیا ہے ۔ کسی نے ان کو اس کے نقصانات سے آگاہ ہی نہیں کیا ۔ اس ضمن میں ان کو کوئی تعلیم نہیں دی گئی ۔ نقل اتارنے کی انسان کو عادت ہے دوسروں کی دیکھا دیکھی تمباکو نوشی کی بدعادت کا شکار ہو رہے ہیں ۔ کئی ایک آزاد ممالک میں اس کے خلاف کوشش ہو رہی ہے ۔ انگلستان میں قانون کی رو سے کوئی کمسن بچہ تمباکو نہیں پی سکتا ۔ ہمارے ملک میں بھی بعض سوسائیٹیاں اس کے خلاف آواز اٹھا رہی ہیں ۔ مگر ان کی آواز اس قدر کمزور ہے ۔ کہ اس کا کوئی خوشگوار اثر نہیں ہوتا ۔ صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جو حقہ نوشی اور سگریٹ نوشی کے خلاف مؤثر پروپیگنڈا کر رہی ہے ۔ چنانچہ ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے قادیان کی لوکل پبلک پر تمباکو نوشی کے بارہ میں بہت سی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں ۔ جن کی خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانہ وغیرہ کی سزا دی جاتی ہے ۔

احقر :۔ صالح احمد خان ادیب فاضل و منشی فاضل قادیان

شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ کا اعلان

اخبار " الفضل " میں شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد کی تشریح کرتے ہوئے قائدین کرام اور زعماء عظام مجلس خدام الاحمدیہ سے گذارش کی گئی تھی ۔ کہ آئندہ ماہوار اور ہفتہ وار رپورٹوں میں خدمت خلق کے کام کی رپورٹ ان شائع کردہ فرائض کی ترتیب کے مطابق روانہ کیا کریں ۔ لیکن بعض مجالس نے ابھی تک اس ضروری اعلان کی طرف توجہ نہیں دی اور ان کی رپورٹیں بالکل غیر مرتب اور نامکمل ہوتی ہیں جس سے انتظام میں بہت سی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں اس اعلان کے ذریعہ قائدین اور زعماء مجالس خدام الاحمدیہ سے دوبارہ درخواست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عازمان حج کے لئے حکومت ہند کا اعلان

ضروریات جنگ کی وجہ سے جہازوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے باوجود نومبر اور دسمبر میں زمانہ حج کا خیال کر کے حاجیوں کے لئے بحری سفر کا انتظام اور دوران سفر میں ان کی حفاظت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے فی الحال بمبئی اور کراچی سے ایک مرتبہ اور کلکتہ سے ایک بار جہازوں کی روانگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ بھی کوشش جاری ہے۔ کہ دسمبر کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں بھی ایک مرتبہ جہاز روانہ ہوں۔ مگر اس انتظام کی تکمیل یقینی نہیں ہے۔ اس لئے عازمان حج کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ جن جہازوں کی روانگی کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ انہیں سے سفر کریں۔ اعلان شدہ تاریخوں پر جس قدر عازمان حج بندرگاہوں پر موجود ہوں گے ان کے لئے کافی جہاز مہیا کرنے کی ہر کوشش کی جائے گی۔

بمبئی اور کراچی سے جن جہازوں کی روانگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہ نومبر کے چوتھے ہفتے میں روانہ ہوں گے۔ اور کلکتہ سے دسمبر کے پہلے ہفتہ میں جنگ کی وجہ سے جہازوں کی روانگی کی قطعی تاریخ کا اعلان نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن عازمان حج کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ نیچے لکھی ہوئی تاریخ پر بندرگاہوں پر پہنچ جائیں اور ایسا انتظام کر کے آئیں۔ کہ روانگی میں دیر ہو تو ان کو تکلیف نہ ہو۔ ممکن ہے۔ کہ روانگی میں چار پانچ دن کی دیر ہو جائے بمبئی اور کراچی سے جانے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۲۲ نومبر تک اور کلکتہ سے جانے والوں کو ۲۹ نومبر تک بندرگاہ پہنچ جانا چاہئے۔ اگر بمبئی اور کراچی سے دوسری مرتبہ دسمبر میں جہازوں کی روانگی کا انتظام ہو گیا تو ان بندرگاہوں پر پہنچنے کی آخیر تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

عرشہ

بمبئی سے جدہ تک (واپسی) ۱۹۰ روپیہ
کراچی سے جدہ تک (واپسی) ۱۸۹ روپیہ
کلکتہ سے جدہ مع واپسی بمبئی تک ۲۲۶ روپیہ

دوسرا درجہ

بمبئی سے جدہ تک (واپسی) ۵۱۸ روپیہ
کراچی سے جدہ تک (واپسی) ۴۹۳ روپیہ
کلکتہ سے جدہ مع واپسی بمبئی ۵۶۱ روپیہ

اول درجہ

بمبئی سے جدہ تک (واپسی) ۷۲۵ روپیہ
کراچی سے جدہ تک (واپسی) ۷۰۰ روپیہ
کلکتہ سے جدہ واپسی بمبئی ۷۷۰ روپیہ

اس سال کرایہ گزشتہ سال سے زیادہ ہے۔ اس کے باوجود موجودہ حالات میں ہندوستان سے جدہ تک واقعی بحری سفر کا جو صرفہ ہوتا وہ نہیں لیا جا رہا ہے اس سال حکومت ہند اور ہز میجسٹی کی حکومت نے جنگ کی وجہ سے جو مصارف سفر میں بیشی ہو گئی ہے۔ وہ خود برداشت کرنا طے کیا اسی وجہ سے یہ ممکن ہوا کہ بحری سفر کے واقعی مصارف سے بہت کم صرفہ حجاج کو برداشت کرنا پڑیگا۔

۱۹۴۰ء کے حج کے مصارف کا تخمینہ حسب ذیل ہے۔ یہ تخمینہ فی پونڈ (سونے کا پونڈ) ۲۹ روپیہ کے حساب سے لگایا گیا ہے۔

اس کی نرخ میں کمی بیشی ہونے سے مصارف میں بھی کمی بیشی ہو جائیگی۔ بمبئی میں اسوقت سونے کے پونڈ کا بھاؤ اٹھائیس روپیہ تین آنے ہے اگر سکوں کا تبادلہ جدہ میں کرایا جائیگا۔ تو مصارف بڑھ جائیں گے۔ کیونکہ وہاں رعایتی شرح مبادلہ بھی ہندوستان کی شرح تبادلہ سے زیادہ ہے۔ ۲۹ روپیہ فی پونڈ کی شرح تبادلہ کے حساب سے اور یہ خیال کر کے کہ عربی حکومت سعودی نے وہاں کے تمام مصارف میں ۲۵ فیصدی کی کمی کا اعلان کیا ہے اخراجات حسب ذیل ہونگے

	بمبئی	کراچی	کلکتہ
عرشے کے مسافروں کیلئے (جہاز اور اونٹ سے سفر)	۶۱۵ روپیہ	۶۰۹ روپیہ	۶۹۶ روپیہ
دوسرے درجے کے مسافروں کیلئے (جہاز اور بس سے سفر)	۱۲۹۵ روپیہ	۱۲۷۴ روپیہ	۱۳۳۹ روپیہ
اول درجہ کے مسافروں کیلئے (جہاز اور موٹر کار سے سفر)	۱۹۳۷ روپیہ	۱۹۱۰ روپیہ	۱۹۸۱ روپیہ

یہ ان درجوں میں سفر کرنے کے کم سے کم مصارف ہیں اگر زیادہ آرام و آسائش منظور ہو تو ظاہر ہے۔ کہ مصارف بھی اسی نسبت سے بڑھ جائیں گے۔

یہ بات قابل غور ہے۔ کہ اس سال کے اخراجات گزشتہ سال کے خرچ سے کم ہیں مثال کے طور پر اس سال عرشے کے مسافروں کا کم سے کم صرفہ بمبئی سے ۶۱۵ روپیہ ہے۔ حالانکہ سال گذشتہ ۶۳۵ روپیہ تھا۔

ہندوستان کی جدہ سے کم شرح تبادلہ ہونے سے فائدہ اٹھانے کے لئے عازمان حج اتنا کافی سونا ہندوستان سے باہر لے جا سکیں گے کہ حجاز میں ان کے مصارف کے لئے کافی ہو سکے

سونے کی زیادہ سے زیادہ مقدار جو مختلف

مکان برائے فروخت

ایک مکان پختہ دس مرلہ زمین پر بنا ہوا ہے۔ یہ محلہ باب الانوار میں متصل کوٹھی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ وہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل جنرل پریذیڈنٹ قادیان سے تصفیہ فرمائیں۔ مکان پختہ مشتمل بر چار کمرہ و برآمدہ و باورچی خانہ و غسلخانہ ہے۔ اللہ دتا پانفروش قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیز کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہیٹل ہا سے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن کروا چکی تھیں۔ مگر میں بہت خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔ فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں۔ بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے قادیان میں سیالکوٹ ہاؤس سے خریدیں۔ وی۔ پی منگوانے کا پتہ فیسرین فارمیسی کلکتہ

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہندوستان کے ہر شہر۔ قصبہ اور گاؤں میں جس جگہ بھی پرانے کوٹ فروخت ہوتے ہیں۔ ہر جگہ ہمارے مال کی کھپت بوجہ کوالٹی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ہزاروں مستقل دوکاندار ہر سال معقول نفع اٹھاتے ہیں۔ اس کی وجہ ہمارے مستقل خریداروں سے ہی دریافت کریں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ وغیرہ ملٹری برانڈی سولجری کمبل جن کی کوالٹی سوائے ہماری دوسری جگہ نہیں ملسکتی تازہ نرخنامہ آج ہی طلب فرمائیں۔ ۱۹۴۰-۱۱-۹ میسرز رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

آزادی حاصل کریں!

ایک شاندار نو ایجاد مشین جس نے تھوڑے دنوں میں غیر معمولی شہرت حاصل کر کے ملک میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ بوقت ضرورت سادہ کاغذ اس میں دیکر دبا لیں آپ کا مکمل نام و پتہ کاغذ پر چھپ جائیگا اس سے آپ کو ہمیشہ اپنے نام کے لیٹر فارم ملاقاتی کارڈ۔ پیڈ۔ لفافے چھپوانے کی تکلیف سے آزادی مل جائے گی۔ اس مشین کو آپ آسانی سے جیب میں بھی رکھ سکتے ہیں۔ قیمت کم سے کم دو لائن ۵/۰/۰ روپے تین لائن ۵/۸/۰ روپے گول ۶/۸/۰ روپے نیز صابن بنانے کے ٹھپے۔ موٹر نمبر پلیٹ۔ ربڑ اور پیتل کی مہریں۔ فونٹین پن پر نام لکھنے کی مشین گھڑیوں کے شیشے کاٹنے کی مشین اور موم بتی بنانیکی مشین اور چپڑاسیوں کی نمبر والی بیٹ ہیں بھی تیار کی جاتی ہیں نصف اجرت پیشگی آنی ضروری ہو گی نمونہ مفت طلب کریں۔ مینیجر دی تاج مکینیکل ورکس حسین آگاہی ملتان شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۸ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو گذشتہ دنوں جو سزا دی گئی ہے۔ اس کے متعلق ہوس آف کامنز میں کئی سوالات کئے گئے۔ جن کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا ان کا جرم یہ ثابت ہؤا ہے کہ انہوں نے ایسی تقریریں کیں جو فوجی بھرتی اور لڑائی کے دوسرے کاموں پر برا اثر ڈالنے والی تھیں۔ نیز کہا میں نے وائسرائے سے اس بارہ میں تفصیلی رپورٹ منگوائی ہے۔

انقرہ ۸ نومبر۔ بہت سے جرمن جو ترکی میں رہتے تھے اب ترکی کو چھوڑ کر واپس جا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۸ نومبر۔ امریکہ کے بعض جہاز برطانیہ سے آ رہے ہیں ان کے متعلق حکومت امریکہ نے جرمنی کو لکھا تھا کہ انہیں بلا روک ٹوک امریکہ پہنچنے دیا جائے اور رستہ میں انہیں کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اس پر جرمن گورنمنٹ نے لکھا ہے کہ ان جہازوں کے متعلق حفاظت کی کوئی گارنٹی نہیں دی جا سکتی۔ لیکن اٹلی نے ایسی گارنٹی دیدی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنی اور اٹلی میں بھی پورا اتحاد نہیں

لنڈن ۸ نومبر۔ حکومت برطانیہ کے ایک وزیر نے یونان کے مزدوروں کو پیغام بھیجا ہے کہ برطانیہ کے تمام مزدور یونان کے مزدوروں کی کامیابی اور فتحمندی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

حیدرآباد ۸ نومبر حیدرآباد دکن کا ہوائی دستہ برطانیہ کی لڑائی میں خوب جوہر دکھا رہا ہے۔ اور کئی جرمن جہازوں کو اس وقت تک گرا چکا ہے۔ کل برطانوی ریذیڈنٹ نے حیدرآباد دکن کے ہوائی دستہ کی فتح کے نشان کے طور پر جرمن جہازوں کے کچھ ٹوٹے پھوٹے پرزے جن پر گولیوں کے نشان لگے ہوئے تھے حضور نظام کی خدمت میں پیش کئے۔

لنڈن ۸ نومبر کل اطالوی ہوائی جہازوں نے مالٹا پر پھر چھاپہ مارا۔ مگر انگریزی ہوابازوں اور توپچیوں کے ہاتھوں وہ بری طرح پٹ کر بھاگ نکلے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ انگریزی اور ہندوستانی فوجیں سوڈان اور ایبے سینیا کی سرحد پر واقع ایک شہر گلاباب نامی پر قبضہ کرنے میں پھر کامیاب ہوگئی ہیں۔ یہ شہر پہلے اٹلی نے لے لیا تھا مگر اب دوبارہ انگریزی اور ہندوستانی فوجوں نے اس پر حملہ کر دیا اور چالیس پچاس منٹ کی لڑائی کے بعد اسے واپس لینے میں کامیاب ہو گئیں۔ بہت سے اطالوی مارے گئے۔ بہت سے زخمی ہوئے اور بہت سے قیدی بنا لئے گئے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ انگریزی شکاری ہوائی جہاز دشمن کے ہوائی جہازوں کی بری گت بنا رہے ہیں۔ کل کئی جرمن جہازوں نے لنڈن تک پہنچنے کی کوشش کی مگر انہیں مونہہ کی کھانی پڑی۔ کل کی لڑائی میں سات جرمن جہاز ٹھکانے لگائے گئے۔ انگریزی شکاری جہازوں کے ایک اور دستہ نے چار جرمن جہازوں کو سمندر میں گرا دیا۔ اس لڑائی میں پانچ انگریزی جہاز بھی کام آئے مگر ان تمام کے ہواباز بچ نکلے۔

لنڈن ۸ نومبر حکومت یونان کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل اطالویوں نے ایپائرس کے مورچہ پر کئی حملے کئے۔ مگر ہر دفعہ یونانیوں نے ان کو مار بھگایا۔ البتہ اطالوی ہوائی جہازوں نے کارفو اور یونان کے دیگر کئی شہروں اور دیہات پر چھاپے مارے جس کے نتیجہ میں کئی یونانی مارے گئے۔ اور کئی زخمی ہوئے مگر کسی فوجی ٹھکانے پر کوئی بم نہیں گرا۔ یونانی توپوں نے ایک اطالوی جہاز نیچے گرا لیا۔

لنڈن ۸ نومبر کل رات لنڈن پر جلد ہی ہوائی حملے شروع ہو گئے۔ رات کے پہلے پہر تو ان حملوں کا زیادہ زور رہا۔ مگر آہستہ آہستہ کم ہوتا چلا گیا اور آدھی رات کے بعد خطرہ دور ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ ایک ہسپتال۔ ایک ایمبولینس ڈپو اور کئی مکانوں پر بم گرے جنوب مغربی انگلستان پر بھی جرمنی جہازوں نے چھاپہ مارا۔

لنڈن ۸ نومبر۔ انگریزی جہازوں نے بدھ کی رات کو تین بڑی بڑی جرمن بندرگاہوں پر حملہ کیا تھا۔ اب معلوم ہؤا ہے کہ اس حملہ سے ان بندرگاہوں کو سخت نقصان پہنچا اور کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی

لنڈن ۸ نومبر۔ جنرل ڈیگال کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی افریقہ کے ایک شہر اور بندرگاہ کے علاوہ باقی تمام ملک کے باشندے جنرل ڈیگال کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اب آزاد فرانسیسی فوجوں کو وشی گورنمنٹ سے کوئی خطرہ نہیں رہا۔

لنڈن ۸ نومبر۔ یونانیوں نے جن اطالویوں کو قید کر رکھا ہے ان میں دس فیلڈ افسر اور ۱۳۸ چھوٹے فوجی افسر ہیں۔ اسی طرح ان میں بعض اطالوی مشرقی افریقہ کے باشندے بھی ہیں۔

لنڈن ۸ نومبر۔ یوروشلم میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بہت جلد دو کمپنیاں بھرتی کی جائیں گی۔ جن میں سے ایک عربوں کی اور دوسری یہودیوں کی ہوگی۔

لنڈن ۸ نومبر نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ یونائیٹڈ سٹیٹس میں برطانیہ نے ۱۲۰۰ مال لے جانے والے جہاز بنوانے کا انتظام کر لیا ہے۔ اور ۱۶۳ جنگی جہاز جو امریکہ کی ضرورت سے زیادہ ہیں۔ سارے یا ان میں سے کچھ خریدنے کے لئے بات چیت ہو رہی ہے

لنڈن ۸ نومبر۔ آج اٹلی نے جو اعلان کیا۔ اس میں مان لیا ہے۔ کہ برنڈزی پر حملہ کیا گیا ہے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے ولونا پر پھر حملہ کیا۔ یہ دو مقامات ایسے ہیں۔ جن سے یونان پر حملہ کرنے والی اطالوی فوجوں کو کمک بھیجی جاتی ہے۔

انقرہ ۸ نومبر۔ یہ خبر درست ہے۔ کہ البانیہ کی فوجوں کے بے قاعدہ گروہ اطالویوں کو بہت تنگ کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسولینی ساری فوجوں کو یونان پر حملہ کے لئے نہیں بھیج سکا۔ بلکہ ایک حصہ کو البانیہ میں رکھا ہؤا ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ جبل الطارق کو جزیرہ بنا دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ سپین کی جو زمین تھی۔ اسے کاٹ کر نہر بنا دی گئی ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ مسٹر چیمبرلین سابق وزیر اعظم انگلستان کی حالت نازک ہو گئی ہے۔ وہ کئی روز سے بیمار پڑے تھے۔

وردھا ۸ نومبر۔ گاندھی جی کے شاگرد مسٹر برہم دت کو جسے کل گرفتار کیا گیا تھا۔ آج چھ ماہ قید کی سزا دے دی گئی۔

قاہرہ ۸ نومبر۔ اخبار الاہرام کا بیان ہے۔ کہ اس امر پر غور کیا جا رہا ہے۔ کہ مشرق وسطی کے عربی بولنے والے ممالک کو آپس میں متحد ہو جانا چاہئیے۔

حیدرآباد دکن ۸ نومبر حیدرآباد کے ہوم ممبر سید عبد العزیز صاحب نے ایک بیان میں کہا۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کے اصول کو ناکام بنانے کی بجائے ایسے لوگ جن کا کچھ اثر ہے۔ ہندوستانی ریاستوں کو پریشان کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ حیدرآباد میں ہوائی ٹریننگ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

دہلی ۸ نومبر۔ آج سنٹرل اسمبلی کا جلد اجلاس ختم ہو گیا۔ حکومت نے ۵ بل پیش کئے تھے۔ جن میں سے ۳ پاس ہو گئے۔ ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ اور ایک پر پھر کبھی بحث ہوگی۔

وردھا ۸ نومبر۔ گاندھی جی نے صوبہ کی کانگرس کمیٹی کو لکھا ہے کہ اسے بدامنی دور کرنے میں حکومت کو مدد دینی چاہئیے۔

روم ۸ نومبر روم ریڈیو سے اطالویوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ یونان میں حالات ایسے نہیں جن کے نتیجہ میں فوری کامیابی کی امید ہو سکے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah